سوال

کیا میرے سسر کی بیوی میری محرمات میں شمار ہوگی؟

جواب

الحمد للہ

آپ کے سسر کی بیوی آپ کی محرمات میں شامل نہیں ہوگی (کیونکہ وہ آپ کی بیوی کی والدہ نہیں) اس لیے آپ کے لیے اس سے شادی کرنا جائز ہے، کیونکہ بغیر کسی دلیل اور نص کے تحریم ثابت نہیں ہوتی، اور اس کی حرمت کی کوئی نص نہیں ملتی۔

بلکہ اللہ تعالی نے توجب عورتوں میں سے حرام کردہ عورتوں کا بیان کیا تو اس کے بعد اللہ تعالی نے فرمایا:

۔۔۔۔ اور ان کے علاوہ تمہارے لیے حلال ہیں ۔۔۔۔ النساء (24)۔

یہی نہیں بلکہ اکثر علماء کے نزدیک تو سسر کی بیوی اور عورت کے مابین جمع کرنا بھی جائز ہے (یعنی بیوی کے والدہ کے علاوہ اس کے والد کی دوسری بیوی جسے طلاق ہو چکی ہو)۔

ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

مرد کی بیوی اور اس کی دوسری بیوی کی بیٹی کے مابین جمع اکثر علماء کے نزدیک جائز ہے، اور بعض سلف نے اسے مکروہ جانا اور ناپسند کیا ہے۔

دیکھیں جامع العلوم والحکم ص (411)۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

جب کوئی شخص کسی عورت اور اس کے والد کی بیوی سے شادی کرے تو ابو حنفیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ یہ جائز ہے ہمیں عبداللہ بن جعفر رحمہ اللہ تعالی سے اسی طرح کی روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے ایسا کیا تھا۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

کسی شخص کی بیوی اور اس کی کسی اور بیوی سے بیٹی کے مابین جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ دیکھیں کتاب الام (155/7)۔

امام ابن حزم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

مرد کے لیے جائز ہے کہ وہ عورت اور اس کے والد کی (دوسری بیوی) بیوی کے مابین، اور اس کے بیٹے کی بیوی اور اس کی چچازاد کے مابین جمع کر لے، اس لیے کہ اس کی تحریم میں کوئی نص نہیں۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی اور امام مالک امام شافعی اور ابو سلیمان رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

دیکھیں المحلی (532/9)۔

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اور اس میں کوئی حرج نہیں کہ جو کسی شخص کی بیوی تھی اور اس کی کسی اور بیوی سے بیٹی کو جمع کر لیا جائے ۔

اکثر اہل علم کے ہاں بیوی اور اس کی ربیبہ کے مابین جمع میں کوئی حرج نہیں (یعنی بیوی کی ربیبہ) عبداللہ بن جعفر اور صفوان بن امیہ رحمہما اللہ تعالی نے ایسا کیا تھا، اور حسن، عکرمہ، ابن ابن لیلی، کے علاوہ سب فقہاء کرام کا یہی کہنا ہے صرف ان سے کراہت مروی ہے ۔

وہ یہ کہتے ہیں کہ ان دونوں میں سے اگر ایک مذکر ہوتا تو اس پر دوسری حرام ہو جاتی، تو اس طرح یہ عورت اور اس کی پھوپھی کے مشابہ ہوئی ۔

اور ہماری دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اور اس کے علاوہ باقی تمہارے لیے حلال ہیں النساء (24) ۔

اور اس لیے بھی کہ ان کے مابین کوئی بھی قرابت اور رشتہ داری نہیں، تو اس طرح یہ دونوں اجنبیوں کے مشابہ ہوئیں، اور اس لیے بھی کہ جمع اس لیے حرام کیا گیا ہے کہ اس سے دو قریبی متناسب کے مابین قطع رحمی کا خدشہ ہوتا ہے، اور ان دونوں کے مابین تو کوئی قرابت داری ہے ہی نہیں، تو اس سے انہوں نے جو ذکر کیا ہے سے فرق اور جدا ہو جاتا ہے ۔

دیکھیں المغنی لابن قدامہ المقدسی (98/7)۔

تو اس بنا پر آپ کی بیوی کے والد کی بیوی (جو آپ کی بیوی کی والدہ نہیں) آپ کی محرمات میں شامل نہیں ہوگی، بلکہ وہ آپ کے لیے اجنبیہ ہے آپ اس سے مصافحہ نہیں کر سکتے اور نہ ہی آپ کے لیے اس سے خلوت اور اس کے ساتھ سفر کرنا جائز ہے ۔

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

10239